

نقش آغاز

حافظ محمد ابراہیم فانی

ایٹمی دھماکہ۔ عالم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز

جس دن قسطنطنیہ کا شرف فتح ہوا۔ وہ تمام عالم اسلام کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دن تھا۔ اور پوری ملت اسلامیہ میں جشن کا سماں تھا۔ اس لئے کہ قسطنطنیہ عیسائیت اور عیسائیوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اور یہاں سے عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کی خلاف سازشیں تیار کی جاتی تھیں۔ خیر القرون ہی سے اس پر کئی بار لشکر کشی کی گئی، لیکن ہر بار مسلمانوں اور لشکر اسلام کو ناکام لوٹنا پڑتا تھا۔ تاآنکہ سلطان محمد فاتح کے حصہ میں یہ سعادت آئی۔ ان ہی کے دور خلافت میں یہ شہر اسلام کے زیر نگین آیا اور اسی عظیم الشان فتح کی بدولت آج تاریخ میں خلیفہ سلطان محمد، سلطان محمد فاتح کے نام سے زندہ ہے۔ بالکل اسی طرح ۲۸ مئی کا دن تمام عالم اسلام کیلئے جشن و مسرت کا دن تھا۔ اس لیے کہ اس دن وہ مبارک گھڑی اور مسرت افزاء ساعت آہنچی تھی جس کے لئے دن گئے جاتے تھے۔ اور یہی وہ دن تھا جس دن حکومت پاکستان نے ایٹمی تجربہ کرنے کا تاریخی فیصلہ کر کے مسلمانان پاکستان کی بالخصوص اور ملت اسلامیہ کی بالعموم دیرینہ آرزوئیں اور تمنائیں پوری کر دیں۔ گوکہ اس بات کا علم تمام اہل وطن کو تھا کہ پاکستان کے پاس ایٹمی اختیار موجود ہے لیکن اس ایٹمی تجربے سے اس کی تصدیق ہوگئی جس نے تمام عالم کفر کو ہلاک رکھ دیا۔ الحمد للہ آج تمام عالم اسلام کا سرخڑے بلند ہے اور ہر چہرے پر فرح و انبساط کے آثار بالکل نمایاں ہیں۔ اس ایٹمی تجربے میں ہمیں اپنے ”دشمن“ کا بھی شکر گزار ہونا چاہیے کہ جس نے ہمیں ایک ایسا زریں موقع فراہم کیا کہ اب وہ اپنی حماقت اور بے جا گھمنڈ و غرور پر کف افسوس مل رہا ہے۔

ع۔ عدو شرے برا نگیز دکہ خیر مادران باشد

۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان نے بیک وقت پانچ دھماکے کر کے نہ صرف بھارت کا قرض چکا دیا بلکہ ایٹمی میدان میں اس پر اپنی فوقیت اور تفوق بھی ثابت کر دی۔ اسی تاریخی دن سے عالم اسلام میں ایک نئے انقلاب کا آغاز ہوگا۔ اور ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کیلئے یہ لمحہ ایک سنگ میل ثابت ہوگا اور انشاء اللہ پاکستان کے اس ایٹمی تجربہ کے دور رس ثمرات اور برکات بہت جلد پاکستان اور عالم اسلام پر واضح ہو جائیں گے۔ سردست تو اس سے نہ صرف برصغیر اور جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن برابر ہوا بلکہ بھارتی ارباب بست و کشاد اور بی بے چنی کے رہنماؤں کے ”تیوروں“ میں بھی تبدیلی آئی۔ دھماکے کے بعد واجپائی نے جو بچکانہ انداز اختیار کیا اور ٹی وی پر بار بار نوحہ

بھرے چہرے اور ایک شیطانی استہزاء کے ساتھ بڑی رعونت سے نمودار ہوا۔ جس سے ہر پاکستانی کے دل کو جو ٹھیس پہنچی وہ ناقابل بیان ہے۔ اس ایٹمی دھماکہ نے نہ صرف اس کی پیشانی کے بل نکالے بلکہ اب کے بار اس پر مایوسی اور بے بسی کی پرچھائیاں نمایاں ہوئیں اور اب وہ عالم بیچارگی میں اپنے دوستوں اور ہمنواؤں کے ساتھ بیٹھا، اپنے زٹموں کو چاٹ رہا ہے۔

ع تو ہائے گل پکارے میں چلاؤں ہائے دل

پھر بہت ہی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس ایٹمی تجربہ نے امریکی نیورولڈ آرڈر کو ایک ہی ”دھماکہ“ سے تیس شس اور تہ وبلا کر دیا۔ بقول اقبالؒ

”عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام اس زمیں و آسمان کو بے کراں کچھا تھا میں بھارت کی تقویش تو اس دھماکہ پر بجا لیکن امریکی صدر اور دیگر مغربی ممالک کا رد عمل عجیب متجانی کیفیت میں سامنے آیا اور ان ”بیچاروں“ کی حالت زار دیدنی تھی۔ جن لوگوں نے ٹی وی پر صدر گلشن کو دیکھا اس کا حلق خشک ہو چکا تھا اور اس سے بات بھی نہیں بنتی تھی۔ اب ہم بفضل خدا اس قابل ہیں کہ ان بزم غم خویش سپہاؤر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکیں۔

ع وہ لائیں لشکر اغیار و اعداء ہم بھی دیکھیں گے۔

آج ملت کفریہ پر لرزہ طاری ہے اسرائیل اپنے ”خون تمنا“ پر نوحہ کنتاں ہے اور زبان حال سے گویا کہہ رہا ہے کہ ع مجھ سے یہ خون تمنا نہیں دیکھا جاتا۔ عالم نصرانیت پر ٹپکپی کا عالم ہے اور ہنود حسرت بھری نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ الغرض ان کافروں، مشرکوں اور بے دینوں کے دل و دماغ پر اسلامی بم کا جو بھوت سوار تھا اس نے حقیقت کا روپ دھار لیا ہے۔

ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد جو نام نہاد دانشور اقتصادی پابندیوں کا واویلا مچا رہے تھے۔ ان کی بھی آنکھیں کھل گئیں، کہ پاکستانی قوم کس مزاج کی حامل ہے اور ان کے رگ وریشہ میں کیسا خون جاری و ساری ہے۔ اس موقع پر پاکستانی قوم داد و تحسین اور مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے بیک آواز حقیقہ طور پر وزیر اعظم کو ایٹمی دھماکہ کرنے پر مجبور کیا اور آنے والے خطرات سے بے نیاز ہو کر قوم نے ایٹمی دھماکہ کرنے کی ”کال“ دی۔

”کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف“ ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے اب وقت آپہنچا ہے کہ ہم غلامی کی تمام زنجیروں کو توڑ کر ایک آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے اپنا نقشہ دنیا پر واضح کر سکیں۔ آئی ایم ایف اور دیگر صیہونی اداروں سے گھونٹا صی کا سامان میا کریں۔ پر تعیش زندگی کو چھوڑ کر اسلام کے اصولوں کے مطابق سادگی کو شعار بنائیں، خود

کفالتی کی طرف توجہ دیں اور دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنے وسائل کو بروئے کار لاکر ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ یہ موقع اللہ جل شانہ کی طرف سے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ ایٹمی دھماکہ کرتے وقت ہم نے بقول عفر علی خانؒ ع یا تحنہ جگہ آزادی کی یا تحت مقام آزادی کا اصول پر جو عمل کیا تھا۔ اگر یہی اصول ہمارے ہر فیصلے میں کارفرما رہے تو پھر انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ تمام ملت اسلامیہ کی قیادت ہمارے ملک کے حصہ میں آئیگی۔ اس تجربہ کے بعد یہ ضروری ہے کہ مملکت پاکستان جس مقصد کیلئے منصہ شہود پر نمودار ہوا تھا کہ اس خطے میں خدائی نظام کا نفاذ اور اسلامی شریعت کا بول بالا ہوگا، قرآنی امن و امان کی روح پرور بہاریں ہر سوجوہ فتن ہوں گی۔ اسلامی عدل و انصاف کی دل آویز رعنائیاں دل و دماغ کو معطر اور مشام روح و جان کو معطر کرینگی اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے آزادی کے دیوانوں اور شیع حریت کے پروانوں نے جو قربانیاں دس ہیں وہ تاریخ کا ایک مستقل عنوان ہے۔ ہم وزیراعظم پاکستان سے یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ”گرد و پیش“ سے کے بیگانہ ہو کر شرعی نظام کی تنفیذ کا دھماکہ خیز اعلان کر کے اس ایٹمی تجربہ کی تکمیل فرمادیں اور نہ

سے شبنم سے فقط کام چلا ہے نہ چلے گا پھولوں کی زباں خون جگر مانگ رہی ہے قابل افسوس امر یہ ہے کہ وزیراعظم نے قوم سے خطاب کے دوران کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا متنازعہ اعلان تو کر دیا اور بڑی رعونیت کے ساتھ اس کو ایٹمی دھماکہ کے ہم پلہ قرار دیا۔ مگر ان کو یہ توفیق نصیب نہ ہوئی کہ اسلام یا اسلامی نظام کے بارے میں دوپول فرما سکیں۔ باعث حیرت امر یہ ہے کہ میاں صاحب کو اسلام اور شرعی قوانین سے اس قدر کد کیوں ہے؟ آخر ایک اسلامی مملکت کے سربراہ ہونے کے ناطے آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہاں پر شرعی نظام کیلئے آپ کوشاں رہیں۔ اس لئے کہ بھاری مینڈیٹ آپ کو موٹروے، زرعی اور اقتصادی اصلاحات فلاحی اور ملک کی تعمیراتی امور کے ساتھ ساتھ نفاذ اسلام کیلئے بھی دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اسلامی نظام کے متعلق آپ کی کارکردگی ”گستاخی معاف“ صفر ہے۔ الحمد للہ پاکستان کی اکثریتی آبادی غریب اور مذہبی جذبات سے سرشار عوام پر مشتمل ہے ان کی آرزوئیں اور دل کی دھڑکنیں نفاذ اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر مٹھی بھر مغرب زدہ طبقہ اس خدائی نظام سے الرجک ہے تو وہ لوگ یا خود بخود صراط مستقیم پر آجائیں گے یا اپنے آقائے ولی نعمت کے دیس میں پناہ گزین ہو کر اپنے لیے ذلت و رسوائی کا سامان فراہم کریں گے۔ بسم اللہ کیجئے اور نظام اسلام کا دھماکہ خیز اعلان کر کے اسلام دشمن قوتیں کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔